توحيد

المستوى: الأول | 1 | درجہ: اول

إعداد: قسم التعليم — تیار کردہ: شعبۂ تعلیم

ترجمة وترجمانی: أبو فيصل سميع الله رحمہ اللہ

تحت إشراف — زیر نگرانی

المكتب التعاوني للدعوة
وتوعية الجاليات بالربوة
ISLAMIC PROPAGATION OFFICE IN RABWAH
P.O.BOX 29465 ARRIYADH 11457
TEL 4454900 – 4916065 FAX 4970126

مَعْنَى «لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ» وَشُرُوطُهَا

کلمہ «لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ» کا معنی اوراس کی شرطیں

«لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ» جنت کی کنجی ہے،اور ایسی کوئی کنجی نہیں مگراس میں دانت ہوتے ہیں، پس اگر آپ ایسی کنجی لے کر آئیں جس میں دانت ہیں تو وہ کنجی آپ کے لئے دروازہ کھولے گی، ورنہ بصورت دیگر وہ آپ کے لئے دروازہ نہیں کھول سکے گی، چنانچہ آپ جان لیجئے کہ اس مفتاح یعنی «لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ» کے دانت اس کی شرطیں ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

❶ **الْعِلْمُ بِمَعْنَاهَا**(اس کلمہ کے معنی کا علم ہونا): یعنی اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کے برحق معبود ہونے کی نفی کرنا،اور صرف ایک اللہ کے لئے معبود برحق ہونے کو ثابت ماننا۔اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿ فَٱعۡلَمۡ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱللَّهُ وَٱسۡتَغۡفِرۡ لِذَنۢبِكَ وَلِلۡمُؤۡمِنِينَ وَٱلۡمُؤۡمِنَٰتِۗ وَٱللَّهُ يَعۡلَمُ مُتَقَلَّبَكُمۡ وَمَثۡوَىٰكُمۡ ﴾[محمد: ١٩]

”تم اس بات کو خوب اچھی طرح جان لو کہ اللہ کے علاوہ (آسمانوں اور زمین میں) کوئی حقیقی معبود نہیں، اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگا کرو اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے حق میں بھی، اللہ تم لوگوں کی آمد ورفت اور رہنے سہنے کی جگہ کو خوب جانتا ہے“۔

اور رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ». [رواه مسلم]

”جس کی موت اس حال میں ہو کہ وہ جانتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا حقیقی معبود نہیں وہ جنت میں داخل ہوگا“۔

❷ **الْيَقِينُ الْمُنَافِي لِلشَّكِّ** (ایسا یقین جو شک کے منافی ہو): یعنی اس کلمہ پر بغیر کسی شک کے دل کو یقین کامل حاصل ہو۔اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿ إِنَّمَا ٱلۡمُؤۡمِنُونَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ثُمَّ لَمۡ يَرۡتَابُواْ وَجَٰهَدُواْ بِأَمۡوَٰلِهِمۡ وَأَنفُسِهِمۡ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِۚ أُوْلَٰٓئِكَ

هُمُ ٱلصَّـٰدِقُونَ ﴾[الحجرات: ١٥]

''مومن تو وہ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر (پکا) ایمان لائیں پھر شک وشبہ نہ کریں، اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہیں، (اپنے دعوائے ایمان میں) یہی سچے اور راست گو ہیں''۔

اور اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

«أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ، لاَ يَلْقَى اللَّهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍّ فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ». [رواه مسلم]

''میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود برحق مگر صرف ایک اللہ، اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں، کوئی بندہ بھی ایسا نہیں جو کلمۂ توحید ورسالت کے ساتھ اللہ کو ملے، اس حال میں کہ اسے کوئی شک وشبہ نہ ہو، پھر اسے جنت میں جانے سے روک دیا جائے''۔

③ الْقَبُولُ لِمَا اقْتَضَتْهُ لِهَذِهِ الْكَلِمَةِ بِقَلْبِهِ وَلِسَانِهِ (دل اور زبان سے اس کلمہ کا جو تقاضا ہے اسے قبول کرنا): اللہ تعالی مشرکین کے سلسلے میں بطور حکایت بیان فرماتا ہے:

﴿ إِنَّهُمْ كَانُوٓا۟ إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَآ إِلَـٰهَ إِلَّا ٱللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٣٥﴾ وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُوٓا۟ ءَالِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍۭ ﴾[الصافات: ٣٥ - ٣٦]

''یہ وہ (لوگ) ہیں کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو یہ سرکشی کرتے تھے، اور کہتے تھے کہ کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک دیوانے شاعر کی بات پر چھوڑ دیں''۔

اور اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

«أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ، فَمَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلاَّ بِحَقِّ الإِسْلاَمِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ ﷻ». [متفق عليه]

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں اس وقت تک لوگوں سے جہاد کروں جب تک وہ لاَ اِلٰـهَ اِلاَّ اللّٰہُ کا اقرار نہ کر لیں، پس جس نے لاَ اِلٰـهَ اِلاَّ اللّٰہُ کا اقرار کر لیا اس نے مجھ سے اپنی جان اور مال کی حفاظت کر لی، ہاں مگر جو اس پر اسلام کا حق پہنچتا ہے، اور اس کا حساب اللہ کے ذمے ہے''۔[بخاری و مسلم]

❹ **الانْقِيَادُ وَالاسْتِسْلاَمُ لِمَا دَلَّتْ عَلَيْهِ** (یہ کلمہ جس پر دلالا کرتا ہے اس پر سر تسلیم خم کر دینا اور اسے بجالانا): اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿ وَأَنِيبُوٓاْ إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُواْ لَهُۥ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ ٱلْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ﴾[الزمر: ٥٤]

''تم (سب) اپنے پروردگار کی طرف جھک پڑو اور اس کی حکم برداری کئے جاؤ اس سے قبل کہ تمہارے پاس عذاب آجائے اور پھر تمہاری مدد نہ کی جائے''۔

❺ **الصِّدْقُ الْمُنَافِي لِلْكَذِبِ** (سچائی جو کذب کے منافی ہو): یعنی وہ اس طرح کہ کلمہ کو صدق دل سے کہہ رہا ہو۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿ أَحَسِبَ ٱلنَّاسُ أَن يُتْرَكُوٓاْ أَن يَقُولُوٓاْ ءَامَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ﴿٢﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ صَدَقُواْ وَلَيَعْلَمَنَّ ٱلْكَٰذِبِينَ ﴾[العنكبوت: ٢ -٣]

''کیا لوگوں نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ ان کے صرف اس دعوے پر کہ ہم ایمان لائے ہیں ہم انہیں بغیر آزمائے ہوئے چھوڑ دیں گے؟ ان سے پہلے لوگوں کو بھی ہم نے خوب جانچا، یقیناً اللہ انہیں بھی جان لے گا جو سچ کہتے ہیں اور انہیں بھی معلوم کر لے گا جو جھوٹے ہیں''۔

اور رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

«مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلاَّ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ». [متفق عليه]

''جو بندہ بھی صدق دل سے اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود بر حق نہیں، اور محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور رسول ہیں، تو اللہ اسے جہنم کی آگ پر حرام فرما دیتا ہے''۔[بخاری و مسلم]

❻ **الإِخْلَاصُ** (اخلاص کا ہونا): یعنی صالح نیت کے ساتھ عمل کو انجام دینا جس میں شرک کا ادنی بھی شائبہ نہ پایا جائے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿وَمَآ أُمِرُوٓاْ إِلَّا لِيَعۡبُدُواْ ٱللَّهَ مُخۡلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ حُنَفَآءَ وَيُقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤۡتُواْ ٱلزَّكَوٰةَۚ وَذَٰلِكَ دِينُ ٱلۡقَيِّمَةِ﴾[البينة: ٥]

''انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں، اسی کے لئے دین کو خالص رکھیں یکسو ہو کر اور نماز کو قائم رکھیں اور زکاۃ دیتے رہیں، یہی ہے دین سیدھی ملت کا''۔

اور رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

«أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ». [رواه البخاري]

''لوگوں میں سے میری شفاعت کا مستحق ایسا خوش نصیب ہے جس نے اپنے دل یا نفس سے خلوص کے ساتھ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ کہا ہوگا''۔

نیز دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا:

«إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللهِ ﷻ». [رواه مسلم]

''جس نے اللہ کی رضا کے لئے لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ پڑھا، اللہ نے اسے جہنم کی آگ پر حرام کر دیا''۔

❼ **الْمَحَبَّةُ لِهَذِهِ الْكَلِمَةِ الطَّيِّبَةِ، وَلِمَا اقْتَضَتْ وَدَلَّتْ عَلَيْهِ، وَلأَهْلِهَا الْعَامِلِينَ بِهَا الْمُلْتَزِمِينَ بِشُرُوطِهَا، وَبُغْضِ مَا نَاقَضَ ذَلِكَ** (اس کلمہ سے محبت ہو اور جس چیز پر یہ کلمہ دلالت کرے اور جو اس کلمہ کا مقتضی ہو اس سے محبت ہو، نیز اس کلمہ پر عمل کرنے والوں سے اور اس کی تمام شرطوں پر بالالتزام پابندی کرنے والوں سے محبت ہو، اور اس کلمہ کو توڑنے اور نقض کرنے والی چیزوں سے بغض اور نفرت ہو): اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَندَادٗا يُحِبُّونَهُمۡ كَحُبِّ ٱللَّهِۖ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَشَدُّ حُبّٗا لِّلَّهِۗ وَلَوۡ يَرَى ٱلَّذِينَ ظَلَمُوٓاْ إِذۡ يَرَوۡنَ ٱلۡعَذَابَ أَنَّ ٱلۡقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعٗا وَأَنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلۡعَذَابِ﴾[البقرة: ١٦٥]

''بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اوروں کو اللہ کے شریک ٹھہرا کر ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی محبت اللہ سے ہونی چاہئے، اور ایمان والے اللہ کی محبت میں بہت سخت ہوتے ہیں۔ کاش کہ مشرک لوگ جانتے جب کہ اللہ کے عذاب کو دیکھ کر (جان لیں گے) کہ تمام طاقت اللہ ہی کو ہے اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے (تو ہر گز شرک نہ کرے)''۔

اور رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

«ثَلاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجدَ حلاَوَةَ الإِيمَانِ: أَنْ يَكُونَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحبَّ إِلَيْهِ مِنْ مَا سِوَاهُمَا ، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لاَ يُحِبُّهُ إلاَّ لِلَّهِ ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بعْدَ إِذْ أَنْقذَهُ اللهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ». [متفق عليه]

''تین خصلتیں ایسی ہیں جن میں وہ ہوں گی، وہ ان کی بدولت ایمان کی لذت اور مٹھاس محسوس کرے گا: یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اسے ان کے ماسوا ہر چیز (پوری کائنات) سے زیادہ محبوب ہو۔ اور یہ کہ وہ کسی آدمی سے صرف اللہ کے لئے محبت رکھے۔ اور یہ کہ وہ دوبارہ کفر میں لوٹنے کو، جب کہ اللہ نے اسے بچا لیا، اس طرح برا سمجھے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو وہ برا سمجھتا ہے''۔ [بخاری و مسلم]

❽ أَنْ يَكْفُرَ بِالطَّوَاغِيتِ وَهِيَ الْمَعْبُودَاتُ مِنْ دُونِ اللهِ، وَيُؤْمِنَ بِاللهِ رَبًّا وَمَعْبُودًا بِحَقٍّ

(تمام طواغیت کا انکار کرے اور انہیں باطل گردانے۔- اور طواغیت وہ باطل معبود ان ہیں جو اللہ کے علاوہ پوجے جاتے ہیں- اور اللہ پر ایمان لائے کہ وہی ہمارا رب اور معبود بر حق ہے): فرمان باری تعالی ہے:

﴿ لَآ إِكۡرَاهَ فِي ٱلدِّينِۖ قَد تَّبَيَّنَ ٱلرُّشۡدُ مِنَ ٱلۡغَيِّۚ فَمَن يَكۡفُرۡ بِٱلطَّٰغُوتِ وَيُؤۡمِنۢ بِٱللَّهِ فَقَدِ ٱسۡتَمۡسَكَ بِٱلۡعُرۡوَةِ ٱلۡوُثۡقَىٰ لَا ٱنفِصَامَ لَهَاۗ وَٱللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴾[البقرة: ٢٥٦]

''دین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں، ہدایت ضلالت سے روشن ہو چکی ہے، اس لئے جو شخص اللہ کے سوا دوسرے معبودوں کا انکار کر کے اللہ پر ایمان لائے اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا، جو کبھی نہ ٹوٹے گا، اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے''۔

اور رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰہُ، وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِن دُونِ اللّٰہِ حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ» [رواہ مسلم]

''جس شخص نے لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰہُ کہا اور اللہ کے سوا دوسرے معبودوں کا انکار کیا تو اس کا مال اور خون حرام (محفوظ) ہو گیا''۔

❁❁❁❁❁

مَعْنَی «مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰہِ»

محمد رسول اللہ (ﷺ) کا معنی اور مطلب

ہمارا اس بات پر ایمان ہے کہ آپ ﷺ اللہ کی طرف سے بھیجے گئے رسول ہیں، لہذا آپ ﷺ نے ہمیں جو چیزیں بتلائی ہیں اور جن چیزوں کی خبر دی ہیں ان کی ہم تصدیق کریں، اور جن چیزوں کا آپ ﷺ نے حکم دیا ہے ان کو بجالائیں اور ان میں آپ ﷺ کی اطاعت کریں، اور جن چیزوں سے آپ ﷺ نے روکا اور منع فرمایا ہے ان سے ہم باز رہیں اور انہیں ترک کردیں، اور اللہ ﷻ کی عبادت آپ ﷺ کے بتلائے ہوئے طریقہ کے مطابق کریں، نیز ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہونا چاہئے کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں، اور آپ ﷺ کی رسالت تمام انسانوں اور جنوں کو شامل ہے۔

بے شک آپ ﷺ کے فرمودات اور منہیات کو قدر و عظمت کی نگاہ سے دیکھنا اور آپ ﷺ کے طریقہ کو لازم پکڑنا ہی اس کلمۂ شہادت کے حقیقی معنی کی صحیح تعبیر ہے، اور یہی ہے اللہ سبحانہ وتعالی کے حکم کی بجاآوری جس نے آپ ﷺ کو ساری کائنات انسانی کے لئے بشیر ونذیر (یعنی خوش خبری سنانے والا اور اللہ کے عذاب سے ڈرانے والا) اور اس کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور ایک روشن چراغ بنا کر بھیجا۔

اللہ کے نبی ﷺ کے سلسلے میں ہمارے واجبات اور ذمہ داریاں:

❶ **آپ ﷺ کی تصدیق کرنا۔** اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے:

﴿ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝٣ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ﴾[النجم: ٣ - ٤]

''اور نہ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں، وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے''۔

❷ **آپ ﷺ کی اتباع کرنا۔** اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿ قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴾[آل عمران: ٣١]

''(اے نبی ﷺ!) کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو، خود اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرمادے گا، اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے''۔

دوسری جگہ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ لَّقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِي رَسُولِ ٱللَّهِ أُسۡوَةٌ حَسَنَةٞ ﴾[الأحزاب: ۲۱]

''یقیناتمہارے لئے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے''۔

نیز اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ قُلۡ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنِّي رَسُولُ ٱللَّهِ إِلَيۡكُمۡ جَمِيعًا ٱلَّذِي لَهُۥ مُلۡكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحۡيِۦ وَيُمِيتُۖ فَـَٔامِنُواْ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِ ٱلنَّبِيِّ ٱلۡأُمِّيِّ ٱلَّذِي يُؤۡمِنُ بِٱللَّهِ وَكَلِمَٰتِهِۦ وَٱتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُونَ ﴾[الأعراف: ۱۵۸]

''(اے نبی ﷺ!) آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں جس کی بادشاہی تمام آسمانوں اور زمین میں ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے، سو اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول نبی امی پر بھی جو خود بھی اللہ اور اس کے احکام پر ایمان رکھتے ہیں، اور ان کی اتباع کرو تاکہ تم راہ پر آجاؤ''۔

❸ آپ ﷺ سے محبت کرنا. اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿ قُلۡ إِن كَانَ ءَابَآؤُكُمۡ وَأَبۡنَآؤُكُمۡ وَإِخۡوَٰنُكُمۡ وَأَزۡوَٰجُكُمۡ وَعَشِيرَتُكُمۡ وَأَمۡوَٰلٌ ٱقۡتَرَفۡتُمُوهَا وَتِجَٰرَةٞ تَخۡشَوۡنَ كَسَادَهَا وَمَسَٰكِنُ تَرۡضَوۡنَهَآ أَحَبَّ إِلَيۡكُم مِّنَ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَجِهَادٖ فِي سَبِيلِهِۦ فَتَرَبَّصُواْ حَتَّىٰ يَأۡتِيَ ٱللَّهُ بِأَمۡرِهِۦۗ وَٱللَّهُ لَا يَهۡدِي ٱلۡقَوۡمَ ٱلۡفَٰسِقِينَ ﴾[التوبة: ۲٤]

''(اے نبی ﷺ!) آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں، تمہارے کنبے قبیلے، اور تمہارے کمائے ہوئے مال، اور وہ تجارت جس کی کمی سے تم ڈرتے ہو، اور وہ حویلیاں جنہیں تم پسند کرتے ہو، (اگر یہ ساری چیزیں) تمہیں اللہ اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ عزیز ہیں تو تم اللہ کے حکم (سے عذاب کے آنے) کا انتظار کرو، اور اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا''۔

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«لاَ يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ». [رواه البخاري]

''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ مجھے اپنے باپ اور اپنے بیٹے اور تمام لوگوں سے بڑھ کر کہیں زیادہ عزیز ترین نہ سمجھے (یعنی سب سے بڑھ کر مجھ سے محبت کرے)''۔

❹ آپ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق اللہ تعالی کی عبادت کرنا۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿ وَمَا يَنطِقُ عَنِ ٱلْهَوَىٰٓ ۝٣ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْىٌ يُوحَىٰ ﴾[النجم: ٣ -٤]

''اور نہ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں، وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے''۔

اور آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

«مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ». [رواه مسلم]

''جس نے کوئی ایسا کام کیا جس کے متعلق ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ مردود ہے''۔

نیز فرمان رب ہے:

﴿ مَّن يُطِعِ ٱلرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ ٱللَّهَ ۖ وَمَن تَوَلَّىٰ فَمَآ أَرْسَلْنَٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ﴾[النساء: ٨٠]

''اس رسول کی جو اطاعت کرے اسی نے اللہ کی فرماں برداری کی، اور جو منہ پھیر لے تو ہم نے آپ کو کچھ ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا''۔

❺ آپ ﷺ کو کسی طرح کا کوئی غم یا تکلیف ہرگز نہ پہنچانا۔ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿ وَمِنْهُمُ ٱلَّذِينَ يُؤْذُونَ ٱلنَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ ۚ قُلْ أُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مِنكُمْ ۚ وَٱلَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ ٱللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴾[التوبة: ٦١]

''ان میں سے وہ بھی ہیں جو پیغمبر کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ کان (کا کچا) ہے، آپ کہہ دیجئے کہ یہ کان (کا کچا) ہونا تمہارے لئے بہتر ہے، وہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور مسلمانوں کی بات کا یقین کرتا ہے، اور تم میں سے جو اہل ایمان ہیں یہ ان کے لئے رحمت ہے، رسول اللہ (ﷺ) کو جو لوگ ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے''۔

اس ایذا سے مقصود معنوی طور پر وہ سب چیزیں ہیں جن کو یہ کلمہ شامل ہے، مثال کے طور پر یہ ایذا رسول

اکرم ﷺ کی ذات مبارکہ سے متعلق ہو، یا جس چیز کو آپ ﷺ پر رب العالمین کی جانب سے اتارا گیا ہو، اس کی تحقیر واستہزا کرکے آپ ﷺ کو تکلیف پہنچائی جائے، یا آپ ﷺ کی سنتوں کا مذاق اڑا کر آپ ﷺ کو تکلیف دی جائے، یا آپ ﷺ کے اہل واقارب کو ایذا دے کر آپ ﷺ کو تکلیف پہنچائے جائے، یا آپ ﷺ کی پاک بازبیویوں کو جو امہات المومنین ہیں ایذا دے کر یا آپ ﷺ کے نیک خو صحابہ رضی اللہ عنہم کو ایذا دے کر آپ ﷺ کو تکلیف پہنچائی جائے وغیرہ وغیرہ۔

❻ نبی کریم ﷺ پر درود وسلام بھیجنا۔ فرمان رب ذوالجلال ہے:

﴿ إِنَّ ٱللَّهَ وَمَلَٰٓئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى ٱلنَّبِيِّۚ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ صَلُّواْ عَلَيۡهِ وَسَلِّمُواْ تَسۡلِيمًا ﴾[الأحزاب: ٥٦]

”بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو“۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا». [رواه مسلم]

”جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اس پر اللہ تعالی دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے“۔

صیغۂ درود (درود کے الفاظ): کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اس طرح سے درود بھیجو:

«اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ». [صحيح البخاري]

”اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر جس طرح تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم اور آل ابراہیم پر، بے شک تو حمد والا بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم اور آل ابراہیم پر، بے شک تو حمد والا بزرگی والا ہے“۔

❁❁❁❁❁

التَّوْحِيدُ تَعْرِيفُهُ وَفَضْلُهُ وَأَنْوَاعُهُ

توحید کی تعریف، فضیلت اور اس کی قسمیں

توحید کی تعریف:

توحید کا لغوی معنی: واحد سے تفعیل کے وزن پر ہے، کہا جاتا ہے: " وَحِّدِ الشَّيْءَ " یعنی چیز کو ایک بناؤ یا اس کے ایک ہونے کا اعتقاد رکھو۔

توحید کی اصطلاحی تعریف: اس بات کا اعتقاد رکھنا کہ وہ اللہ ایک ہی ہے اپنے رب ہونے میں، اور اپنے تمام ناموں اور اپنی تمام صفتوں میں، اور اس بات کا بھی اعتقاد رکھنا کہ وہی ہمارا رب اور ہم سب کا حقیقی مالک ہے کہ بس صرف وہی عبادت کئے جانے کا مستحق ہے۔

تو اس طرح توحید کا مطلب یہ ہوا کہ ہر طرح کی جملہ عبادتوں کو - چاہے وہ قولی عبادت ہوں یا فعلی عبادت ہوں - صرف ایک اللہ کے لئے انجام دیں، اور یہی اسلام کی اساس اور اصلی جڑ ہے، اور پھر اسی سے تمام نظام اور احکام اور سارے اوامر و نواہی پھوٹ کر نکلتے ہیں۔

توحید کی فضیلت:

توحید کی قسموں کو تفصیل سے بیان کرنے سے پہلے توحید کی فضیلت پر روشنی ڈالنا مناسب سمجھتے ہیں تاکہ آپ کو توحید کی خوبی معلوم ہو سکے اور یہ پتہ چل جائے کہ توحید کے فائدے عظیم ہیں۔

❶ **توحید جنت میں داخلہ اور جہنم سے چھٹکارا اور نجات کا سبب ہے۔** اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۖ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۖ إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۖ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ﴾ [المائدة: ٧٢]

"بے شک وہ لوگ کافر ہو گئے جن کا قول ہے کہ مسیح ابن مریم ہی اللہ ہے، حالانکہ خود مسیح نے ان سے کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل! اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا رب ہے، یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے

اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے، اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے، اور گناہ گاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہو گا‘‘۔

اور صحیح مسلم میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لاَ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ ، وَمَنْ لَقِيَهُ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ». [رواه مسلم]

’’جو شخص اس حال میں اللہ سے ملاقات کرے کہ وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا، وہ جنت میں جائے گا، اور جو اس حال میں ملاقات کرے کہ وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا تھا تو جہنم میں جائے گا‘‘۔

اور ایک دوسری حدیث میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ ﷻ». [رواه مسلم]

’’جس نے اللہ کی رضا کے لئے لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ پڑھا، اللہ نے اسے جہنم کی آگ پر حرام کر دیا‘‘۔

❷ عمل قبول ہونے کے لئے توحید کا ہونا شرط ہے، اور شرک عمل کی بربادی کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ ٱلْخَٰسِرِينَ ﴾[الزمر: ٦٥]

’’یقیناً تیری طرف بھی اور تجھ سے پہلے (کے تمام نبیوں) کی طرف بھی وحی کی گئی ہے کہ اگر تو نے شرک کیا تو بلاشبہ تیرا عمل ضائع ہو جائے گا اور بالیقین تو زیاں کاروں میں سے ہو جائے گا‘‘۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ فَمَن كَانَ يَرْجُواْ لِقَآءَ رَبِّهِۦ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَٰلِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِۦٓ أَحَدًۢا ﴾[الكهف: ١١٠]

’’تو جسے بھی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو اسے چاہئے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے‘‘۔

امام ابو عبد اللہ الشتری رحمہ اللہ نے کہا کہ ایمان قول و عمل اور نیت و سنت کا نام ہے، پس اگر بغیر عمل کے صرف قول ہے تو یہ کفر ہے، اور اگر قول و عمل دونوں ہے، لیکن نیت نہیں ہے تو یہ نفاق ہے، اور اگر قول و عمل کے ساتھ نیت بھی ہے، لیکن سنت کے مطابق نہیں ہے تو وہ بدعت ہے۔

❸ توحید خطاؤں کو مٹاتی اور برائیوں کو دور کرتی اور گناہوں سے پاک کرتی ہے۔ حدیث قدسی میں اللہ تعالی کافرمان ہے:

«يَا ابْنَ آدَمَ! لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الأَرْضِ خَطَايَا ، ثُمَّ لَقِيتَنِي لاَ تُشْرِكُ بِي شَيْئًا ، لأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً». [رواه الترمذي، وقال: حديث حسن]

''اے ابن آدم! اگر تو میرے پاس زمین بھر گناہوں کے ساتھ آئے، اور تو مجھے اس حال میں ملے کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا ہوگا، تو میں تیرے پاس زمین بھر بخشش لے کر آؤں گا''۔[اسے ترمذی نے روایت کیا ہے، اور کہا ہے: یہ حدیث حسن ہے]

توحید کی قسمیں: توحید کی تین قسمیں ہیں، اور وہ یہ ہیں: ① توحید ربوبیت ② توحید الوہیت ③ توحید اسماء وصفات۔

❶ توحید ربوبیت:

توحید ربوبیت کی تعریف: ① اس بات کا اعتقاد رکھنا کہ اللہ سبحانہ وتعالی ہی بندوں کا خالق ورازق ہے، اور ان سب کو زندگی دینے والا اور مارنے والا ہے۔

② یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ تعالی اپنے تمام افعال میں تنہا اور اکیلا ہے، مثلا یہ عقیدہ رکھنا کہ وہی خالق اور وہی رازق ہے۔

- توحید ربوبیت کا اقرار پہلے کے گزرے ہوئے مشرکین بھی کرتے تھے، اور تمام ملتوں کے لوگ یعنی یہودی، نصرانی، صابئ اور مجوسی بھی اس کا اقرار کرتے ہیں، اور اس کا انکار ماضی میں دہریوں نے اور دور حاضر میں کمیونسٹوں نے کیا ہے۔

توحید ربوبیت کے اثبات پر دلیل، اور حال اور ماضی کے بے دین دہریوں پر رد:

رب کریم کا انکار کرنے والے جاہلوں سے ہم یہ کہیں گے کہ کوئی بھی عقل سلیم رکھنے والا یہ بات کبھی بھی تسلیم نہیں کرے گا کہ کوئی بھی اثر بغیر مؤثر کے، اور کوئی بھی فعل بغیر فاعل کے اور کوئی بھی مخلوق بغیر خالق کے پائی جائے۔

اور اس بات پر کسی کو اختلاف نہیں کہ جب تم ایک سوئی پر نظر ڈالو تو فورا تمہیں یقین ہو جائے گا کہ اس کا صانع یعنی بنانے والا ضرور کوئی ہے، تو بھلا بتاؤ کہ یہ عظیم کائنات جو عقل ودماغ کو حیرت واستعجاب میں ڈالی ہوئی ہیں، کیا خود بخود بغیر کسی موجد کے وجود میں آجائے گی؟ اسی طرح اس کا نظام وانتظام کیا بغیر کسی منتظم کے خود بخود چل سکتا ہے؟ اس کائنات میں موجود چاند ستارے، بادل، بجلیوں کی چمک اور ان کا گرج وتڑک، بے آب وگیاہ چٹیل میدان، سمندریں، رات اور دن، اندھیرے اور اجالے، درخت اور پھول پنکھڑیاں، جنات اور انسان، فرشتے اور حیوانات، اور ان کے ماسوا ان گنت انواع واقسام کی مخلوقات جو آدمی کی شمار واحاطے سے بالا تر ہیں، کیا یہ ساری چیزیں بغیر کسی موجد یعنی وجود بخشنے والے کے خود بخود عدم سے نکل کر وجود میں آگئی ہیں؟ کبھی نہیں! اللہ کی قسم! معمولی عقل اور فہم وبصیرت والا بھی کبھی ایسی بات نہیں کہے گا، بلکہ تسلیم کرے گا کہ ضرور ان کا کوئی رب اور خالق ہے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اللہ کے رب ہونے (توحید ربوبیت) پر بے شمار دلائل اور براہین ہیں جن کا احصاء اور شمار مشکل ہے۔ سچ فرمایا اللہ سبحانہ وتعالی نے:

﴿ أَمْ خُلِقُوا۟ مِنْ غَيْرِ شَىْءٍ أَمْ هُمُ ٱلْخَـٰلِقُونَ ﴾[الطور: ٣٥]

"کیا یہ بغیر کسی پیدا کرنے والے کے خود بخود پیدا ہو گئے ہیں یا یہ خود پیدا کرنے والے ہیں"۔

اور ایک دوسری جگہ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿ ٱللَّهُ خَـٰلِقُ كُلِّ شَىْءٍ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ وَكِيلٌ ﴾[الزمر: ٦٢]

"اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا نگہبان ہے"۔

اور توحید ربوبیت پر عقلی دلیلوں میں سے ایک وہ واقعہ ہے جو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے کہ:

سر پھرے اور بے دین لوگوں کی ایک جماعت نے توحید ربوبیت کے سلسلے میں امام صاحب سے مناظرہ کرنے کا ارادہ کیا، تو مناظرہ شروع کرنے سے پہلے امام صاحب نے ان لوگوں سے ایک بات کہی کہ دریائے دجلہ میں ایک کشتی ہے جو خود جاتی ہے، اور پھر بذات خود اغراض خوردنی اور مال ومتاع وغیرہ سے اپنے آپ کو بھر لیتی ہے، اور پھر خود دوسرے کنارے لوٹ جاتی ہے، اور پہنچ کر پھر خود لنگر انداز ہو جاتی ہے، اور اپنے اندر تمام لدے ہوئے سامان

کو خود اتار دیتی ہے، اور پھر لوٹ کر دوسرے کنارے پہنچ جاتی ہے، یہ سارے اعمال یوں ہی بغیر کسی مدبر اور ملاح کے انجام پاتے رہتے ہیں۔

جب ان لوگوں نے امام صاحب سے یہ بات سنی تو بہت تعجب میں پڑ گئے اور فورا کہنے لگے: یہ تو امر محال ہے اور ایسا ہونا ممکن ہی نہیں ہے، تو پھر امام موصوف رحمہ اللہ نے ان سے کہا کہ جب یہ ایک کشتی کے سلسلے میں جو کہ ایک معمولی سا عمل ہے محال ہے کہ وہ بذات خود بغیر ملاح کے ادھر سے دوسرے کنارے نہیں جا سکتی اور نہ ہی خود سامان وغیرہ لاد اور اتار سکتی ہے، تو پھر کیسے یہ ممکن ہے کہ یہ سارا نظام کائنات علوی اور سفلی بذات خود وجود میں آکر خود بخود چل سکتی ہے؟ (یہ حکایت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے علاوہ دوسروں کی جانب بھی منسوب کیا جاتا ہے)۔

مشرکین کے توحید ربوبیت کے اقرار واعتراف کرنے پر قرآن کریم سے چند دلیلیں:

● اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُ ۚ قُلِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ﴾[القمان: ۲۵]

"اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ آسمان وزمین کا خالق کون ہے؟ تو یہ ضرور جواب دیں گے کہ اللہ، تو کہہ دیجئے کہ سب تعریفوں کے لائق اللہ ہی ہے، لیکن ان میں سے اکثر بے علم ہیں"۔

● اور اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ ٱلسَّمْعَ وَٱلْأَبْصَٰرَ وَمَن يُخْرِجُ ٱلْحَىَّ مِنَ ٱلْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ ٱلْمَيِّتَ مِنَ ٱلْحَىِّ وَمَن يُدَبِّرُ ٱلْأَمْرَ ۚ فَسَيَقُولُونَ ٱللَّهُ ۚ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٣١﴾ فَذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمُ ٱلْحَقُّ ۖ فَمَاذَا بَعْدَ ٱلْحَقِّ إِلَّا ٱلضَّلَٰلُ ۖ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ﴾[یونس: ۳۱ -۳۲]

"آپ کہہ دیجئے کہ وہ کون ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق پہنچاتا ہے یا وہ کون ہے جو کانوں اور آنکھوں پر پورا اختیار رکھتا ہے، اور وہ کون ہے جو زندے کو مردے سے نکالتا ہے اور مردے کو زندہ سے نکالتا ہے، اور وہ کون ہے جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟ ضرور وہ یہی کہیں گے کہ "اللہ"، تو ان سے کہئے کہ پھر کیوں نہیں ڈرتے؟ سو یہ ہے اللہ جو تمہارا رب حقیقی ہے، پھر حق کے بعد اور کیا رہ گیا بجز گمراہی کے، پھر کہاں پھیرے جاتے ہو؟"

● نیز اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ خَلَقَهُنَّ ٱلْعَزِيزُ ٱلْعَلِيمُ ﴾[الزخرف: ۹]

''اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو یقینا ان کا جواب یہی ہوگا کہ انہیں غالب ودانا (اللہ) ہی نے پیدا کیا ہے''۔

نوٹ: صرف توحید ربوبیت کے اقرار سے آدمی اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ توحید الوہیت کا اقرار نہ کرلے۔

❷ توحید الوہیت:

توحید الوہیت کی تعریف: توحید الوہیت کو 'توحید عبادت' بھی کہتے ہیں، اور وہ یہ ہے کہ 'صرف اور اللہ تعالی کو مستحق عبادت سمجھتے ہوئی خالص اسی کی عبادت کی جائے۔' کیوں کہ وہی اکیلا عبادت کے لائق اور مستحق ہے، اس کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں، خواہ اس کا مرتبہ اور اس کی شان کتنی ہی بلند کیوں نہ ہو۔

● اور یہی توحید الوہیت ہے جس کو تمام انبیاء اور رسل اپنی اپنی قوم کے پاس لے کر آئے، اور انہوں نے توحید ربوبیت- جس کا ان کی قومیں اعتقاد رکھتی تھی- کو برقرار رکھتے ہوئے توحید الوہیت کی دعوت دی، کیوں کہ یہی وہ توحید ہے جس کو لے کر انبیاء اور ان کی قوموں کے درمیان نزاع اور جھگڑا تھا، جیسا کہ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں اس کی خبر دی ہے۔

● اللہ تعالی نوح علیہ السلام کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرماتا ہے:

﴿ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِۦٓ إِنِّى لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝٢٥ أَن لَّا تَعْبُدُوٓا۟ إِلَّا ٱللَّهَ ۖ إِنِّىٓ أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ ﴾[هود: ۲۵ -۲٦]

''یقینا ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا کہ میں تمہیں صاف صاف ڈرانے والا ہوں کہ تم صرف اللہ ہی کی عبادت کرو، مجھے تو تم پر دردناک دن کے عذاب کا خوف ہے''۔

● اور اللہ تعالی نے ہود علیہ السلام کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرمایا:

﴿وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۚ قَالَ يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥٓ ۖ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُفْتَرُونَ﴾[هود: ٥٠]

"اور ہم نے قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو بھیجا، اس نے کہا: میری قوم والو! اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، تم تو صرف بہتان باندھ رہے ہو"۔

● اور اللہ تعالی نے صالح علیہ السلام کی بابت خبر دیتے ہوئے فرمایا:

﴿وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَٰلِحًا ۚ قَالَ يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥ﴾[هود: ٦١]

"اور قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا، اس نے کہا کہ اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں"۔

● اور فرعون کے ساتھ موسی علیہ السلام کے بحث و مباحثہ کا نقشہ کھینچتے ہوئے اللہ تعالی نے خبر دی:

﴿قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿٢٣﴾ قَالَ رَبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَآ ۖ إِن كُنتُم مُّوقِنِينَ﴾[الشعراء: ٢٣ - ٢٤]

"فرعون نے کہا: رب العالمین کیا (چیز) ہے؟ موسی (علیہ السلام) نے فرمایا: وہ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں کا رب ہے اگر تم یقین رکھنے والے ہو"۔

● نیز اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرمایا جب انہوں نے اپنی قوم بنی اسرائیل سے کہا:

﴿قَالَ أَغَيْرَ ٱللَّهِ أَبْغِيكُمْ إِلَٰهًا وَهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى ٱلْعَٰلَمِينَ﴾[الأعراف: ١٤٠]

"(موسی علیہ السلام نے) فرمایا: کیا اللہ کے سوا تمہارے لئے کوئی اور معبود تلاش کروں؟ حالانکہ اس نے تم کو تمام جہان والوں پر فوقیت دی ہے"۔

● اور اللہ تعالی نے عیسی علیہ السلام کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرمایا:

﴿إِنَّ ٱللَّهَ رَبِّى وَرَبُّكُمْ فَٱعْبُدُوهُ ۗ هَٰذَا صِرَٰطٌ مُّسْتَقِيمٌ﴾[آل عمران: ٥١]

"یقین مانو! میرا اور تمہارا رب اللہ ہی ہے، پس تم سب اسی کی عبادت کرو، یہی سیدھی راہ ہے"۔

● اور اللہ تعالی نے اپنے نبی محمد ﷺ کو حکم دیا کہ وہ اہل کتاب سے کہیں:

﴿قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ تَعَالَوْا۟ إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا ٱللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِۦ شَيْـًٔا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ ٱللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا۟ فَقُولُوا۟ ٱشْهَدُوا۟ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾[آل عمران: ٦٤]

’’آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! ایسی انصاف والی بات کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں برابر ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں، نہ اللہ کو چھوڑ کر ایک دوسرے ہی کو رب بنائیں، پس اگر وہ منہ پھیر لیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں‘‘۔

● اور اللہ تعالی نے تمام انسانوں کو آواز دے کر فرمایا ہے:

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱعْبُدُوا۟ رَبَّكُمُ ٱلَّذِى خَلَقَكُمْ وَٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾[البقرة: ٢١]

’’اے لوگو! اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے کے لوگوں کو پیدا کیا، یہی تمہارا بچاؤ ہے‘‘۔

● خلاصۂ کلام یہ ہے کہ تمام انبیاء ورسل توحید الوہیت کی دعوت کے لئے بھیجے گئے، اور یہ کہ وہ اپنی قوموں کو یہ بتلائیں کہ صرف ایک اللہ ہی کی عبادت کریں، اور طواغیت (معبودان باطلہ) اور بتوں اور مورتیوں کی عبادت سے دور رہیں، جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِى كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ وَٱجْتَنِبُوا۟ ٱلطَّٰغُوتَ﴾[النحل: ٣٦]

’’یقیناً ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو!) صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو‘‘۔

مذکورہ قرآنی آیات کی روشنی میں آپ نے تمام انبیاء ورسل کی دعوت کا موضوع ملاحظہ فرمایا کہ سب سے پہلی بات جو ان کی قوموں کے کانوں سے ٹکرائی وہ یہ تھی:

﴿يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥٓ ۚ أَفَلَا تَتَّقُونَ﴾[الأعراف: ٦٥]

’’اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں، سو کیا تم نہیں ڈرتے‘‘۔

۞عبادت کی تفسیر:

عبادت کا لغوی معنی: تذلل اور خضوع کے ہیں، یعنی خاکساری وفروتنی اور عاجزی وتابعداری، کہا جاتا ہے: طَرِيقٌ مُعَبَّدٌ یعنی روندا ہوا راستہ۔

عبادت کی شرعی اور اصطلاحی تعریف: شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

① اللہ تعالی نے اپنے رسولوں کی زبانی جن باتوں کا حکم دیا ہے انہیں بجالا کر اللہ کی اطاعت وفرماں برداری کرنے کا نام عبادت ہے۔

② عبادت ایسا جامع کلمہ ہے جو ہر اس ظاہری اور باطنی قول وفعل کو شامل ہے جو اللہ تعالی کو محبوب اور پسندیدہ ہو۔

چنانچہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ تمام قسم کی عبادتوں کے پانے کا حقدار صرف اور صرف اللہ ہی کو سمجھتے ہوئے انہیں ہر شائبۂ شرک سے خالص کر کے صرف اسی کے لئے انجام دے، نیز انہیں اس طریقہ پر بجالائے جس کو رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے قولا یا عملا کر کے بتا اور دکھادیا ہے۔

●عبادت مندرجہ ذیل قسموں کو شامل ہے (عبادت کی مثالیں):

عبادت نماز، طواف کعبہ، حج، روزہ، نذر، اعتکاف، ذبح، سجدہ، رکوع، خوف، رہبت، رغبت، خشیت، توکل، استغاثہ (مدد مانگنا)، رجاء (امید رکھنا) وغیرہ دیگر ان تمام قسموں کو شامل ہے جنہیں اللہ تعالی نے اپنی کتاب قرآن مجید میں، یا رسول اللہ ﷺ نے قولی یا فعلی سنت کے ذریعہ صحیح احادیث میں مشروع فرمایا ہے۔ پس اگر کوئی ان میں سے کسی بھی عبادت کو غیر اللہ کے لئے صرف کرے تو وہ مشرک قرار پائے گا، کیوں کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ وَمَن يَدْعُ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ لَا بُرْهَٰنَ لَهُۥ بِهِۦ فَإِنَّمَا حِسَابُهُۥ عِندَ رَبِّهِۦٓ ۚ إِنَّهُۥ لَا يُفْلِحُ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴾ [المؤمنون: ١١٧]

”جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارے جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں تو اس کا حساب اس کے رب کے اوپر ہے، بے شک کافر لوگ نجات سے محروم ہیں“۔

نیز اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ وَأَنَّ ٱلْمَسَٰجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا۟ مَعَ ٱللَّهِ أَحَدًا ﴾[الجن: ١٨]

”اور یہ کہ مسجدیں (سجدہ گاہیں) صرف اللہ کے لئے خاص ہیں، پس اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو“۔

اس آیت کریمہ میں «أَحدًا» کا لفظ عام ہے جو ہر مخلوق کو شامل ہے، چاہے وہ رسول ہو، یا فرشتہ ہو یا کوئی اور بزرگ ہو۔

۞شرک واقع ہونے کا پہلا حادثہ:

نوح علیہ السلام کی قوم میں سب سے پہلے حادثۂ شرک کا وقوع ہوا۔ اللہ تعالی نے جب نوح علیہ السلام کو ان کی طرف رسول بنا کر بھیجا، اور انہوں نے اپنی قوم کو سارے بتوں کو چھوڑ کر ایک اللہ کی عبادت کی طرف بلایا، تو وہ آپ کی مخالفت پر تل گئی، اپنی بت پرستی پر قائم رہنے پر اصرار کیا، آپ کی تکذیب کی، اور آپ کی تعلیمات کا شدت سے انکار کرتے ہوئے آپ کو ایذائیں اور تکلیفیں پہنچائیں، اور کہنے لگے جیسا کہ قرآن کریم میں وارد ہے:

﴿وَقَالُوا۟ لَا تَذَرُنَّ ءَالِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا﴾[نوح: ٢٣]

"اور کہا انہوں نے کہ ہر گز اپنے معبودوں کو نہ چھوڑنا اور نہ ہی ود، سواع، یغوث اور نسر کو چھوڑنا"۔

مذکورہ آیت کی تفسیر میں صحیح بخاری میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث مروی ہے کہ یہ سارے نام نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک و صالح لوگوں کے ہیں، جب یہ لوگ وفات پا گئے تو شیطان لعین نے ان کی قوم والوں سے یہ بات کہی کہ تم اپنی اپنی مجلسوں اور بیٹھکوں میں ان صالح لوگوں کی تصویریں اور مجسمے بنا کر نصب کر لو اور انہیں ان کے ناموں سے یاد کیا کرو، تو انہوں نے ایسا ہی کیا مگر ان کی عبادت نہیں کی، لیکن جب یہ مجسمے بنانے والے لوگ بھی مر گئے اور ان کی پہچان شخصی بھی مٹ گئی تو پھر ان کی عبادت شروع ہو گئی۔

علامہ حافظ ابن القیم رحمہ اللہ نے فرمایا: بہت سے سلف صالح رحمہم اللہ نے یہ بات کہی ہے کہ جب وہ نیک اور صالح لوگ مر گئے تو ان کی قبروں پر مجلسیں جما کر بشکل اعتکاف بیٹھنے لگے، پھر ان کی شکلوں کی تصویریں بنا ڈالیں، پھر جوں جوں وقت گزرتا گیا اور زمانہ لمبا ہوتا گیا تو ان کی عبادت بھی شروع ہو گئی۔

۞صالحین کی شان میں غلو کرنا ہی شرک واقع ہونے کا اصل سبب ہے:

غلو کا معنی: کسی کی تعظیم میں قولی اور اعتقادی طور پر حد سے آگے بڑھ جانا۔ اسی لئے اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لَا تَغْلُوا۟ فِى دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا۟ عَلَى ٱللَّهِ إِلَّا ٱلْحَقَّ ۚ إِنَّمَا ٱلْمَسِيحُ عِيسَى ٱبْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ ٱللَّهِ وَكَلِمَتُهُۥٓ أَلْقَىٰهَآ إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ﴾[النساء: ١٧١]

”اے اہل کتاب! اپنے دین کے بارے میں حد سے نہ گزر جاؤ، اور اللہ پر بجز حق کے اور کچھ نہ کہو، مسیح عیسی ابن مریم تو صرف اللہ کے رسول اور اس کے حکم ہیں جسے اس نے مریم کی طرف ڈال دیا تھا اور اس کے پاس کی روح ہیں“۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لاَ تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ، فَقولُوا: عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ». [أخرجه البخاري برقم ٦٨٣٠، والإمام أحمد، والحميدي، واللفظ له].

”تم لوگ میری تعریف وستائش میں حد سے آگے تجاوز نہ کرو جس طرح نصاری لوگ مریم علیہا السلام کے بیٹے (عیسی علیہ السلام) کے بارے میں حد سے آگے بڑھ گئے، میں اس کا بندہ ہوں، پس تم کہو: اللہ کا بندہ اور اس کا رسول“۔

اور عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کے بارے میں فرماتی ہیں:

لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ، فَإِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا، فَقَالَ -وَهُوَ كَذَلِكَ-: «لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ». يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا وَلَوْ لاَ ذَلِكَ أُبْرِزَ قَبْرُهُ، غَيْرَ أَنَّهُ خُشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا. [أخرجه الشيخان]

رسول اللہ ﷺ پر جب (آخری مرض) طاری ہوا تو آپ اپنی کملی اپنے چہرۂ مبارک پر ڈالتے تھے، اور جب سانس گھٹنے لگتا تو چہرہ کھول لیتے، پس آپ اسی حال میں تھے کہ فرمایا: ”یہود ونصاری پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا“۔ آپ ﷺ ان کے عمل بد سے (مسلمانوں کو) ڈرا رہے تھے، اور اسی خوف سے کہ کہیں آپ کی قبر کو مسجد نہ بنالی جائے اسے زیادہ ظاہر اور اونچی نہیں کی گئی۔ [بخاری ومسلم]

لیکن خرافیوں اور بدعتیوں نے اپنے نظم ونثر میں بے شمار غلو بھر رکھا ہے، حتی کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ اور دیگر صالحین سے ان چیزوں میں استغاثہ یعنی مدد مانگنے کو جائز قرار دے رکھا ہے جن میں صرف اللہ تعالی ہی سے مدد طلب کرنا جائز اور روا ہے۔ نیز وہ آپ ﷺ کو عالم الغیب بھی سمجھتے ہیں، اور یہی نہیں بلکہ بعض شدت پسند غلاۃ (غلو کرنے والے) یہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ دنیا چھوڑنے سے پہلے جو کچھ پہلے ہو چکا ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے سب کا علم آپ ﷺ کو حاصل ہو چکا ہے۔

(العیاذ باللہ!) ان کا یہ عقیدہ قرآن کریم کے صراصر مخالف ہے، اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿وَعِندَهُۥ مَفَاتِحُ ٱلْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ إِلَّا هُوَ﴾[الأنعام: ٥٩]

"اور اللہ تعالی کے پاس ہیں غیب کی کنجیاں (خزانے)، ان کو کوئی نہیں جانتا بجز اللہ کے"۔

ایک دوسری جگہ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ ٱلْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِى نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِى نَفْسٌۢ بِأَىِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌۢ﴾[القمان: ٣٤]

"بے شک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے، وہی بارش نازل فرماتا ہے، اور ماں کے پیٹ میں جو ہے اسے جانتا ہے، کوئی بھی نہیں جانتا کہ کل کیا کچھ کرے گا؟ نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ کس زمین میں مرے گا، یاد رکھو اللہ ہی پورے علم والا اور صحیح خبروں والا ہے"۔

اور اللہ تعالی اپنے رسول ﷺ کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرماتا ہے:

﴿قُل لَّآ أَمْلِكُ لِنَفْسِى نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُ ۚ وَلَوْ كُنتُ أَعْلَمُ ٱلْغَيْبَ لَٱسْتَكْثَرْتُ مِنَ ٱلْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِىَ ٱلسُّوٓءُ ۚ إِنْ أَنَا۠ إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ﴾[الأعراف: ١٨٨]

"(اے نبی!) آپ فرمادیجئے کہ میں خود اپنی ذات کے لئے بھی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے۔ اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو اپنے لئے بہت سے منافع حاصل کر لیتا اور کوئی نقصان مجھ کو نہ پہنچتا، میں تو محض ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان لائیں"۔

نیز فرمایا اللہ تعالی نے:

﴿قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ٱلْغَيْبَ إِلَّا ٱللَّهُ﴾[النمل: ٦٥]

"کہہ دیجئے کہ آسمانوں والوں اور زمین والوں میں سے سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا"۔

❸ توحید کی تیسری قسم: توحید اسماء وصفات:

توحید اسماء وصفات کی تعریف: اللہ تعالی نے اپنی کتاب قرآن کریم میں یا اپنے رسول ﷺ کی زبانی اپنے لئے

جن ناموں اور صفتوں کو جیسے ثابت کیا ہے انہیں ویسے ہی صرف اسی کے لئے بغیر تحریف، تعطیل، تمثیل اور تکییف کے ثابت کرنا اور ماننا توحید اسماء وصفات ہے۔

اسماء وصفات سے متعلق چند ضوابط و قواعد:

پہلا قاعدہ: اللہ کے نام بہترین اور اچھے ہیں، اور اس کی صفتیں بلند ترین اور کامل ہیں، اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿وَلِلَّهِ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ فَٱدْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا۟ ٱلَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِىٓ أَسْمَٰٓئِهِۦ ۚ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴾[الأعراف: ١٨٠]

''اور اچھے اچھے نام اللہ کے لئے ہیں، سو تم اللہ کو انہی ناموں کے ساتھ پکارو، اور ایسے لوگوں سے تعلق ہی نہ رکھو جو اس کے ناموں میں کج روی کرتے ہیں، ان لوگوں کو ان کے کئے کی ضرور سزا ملے گی''۔

دوسری جگہ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِٱلْءَاخِرَةِ مَثَلُ ٱلسَّوْءِ ۖ وَلِلَّهِ ٱلْمَثَلُ ٱلْأَعْلَىٰ ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴾[النحل: ٦٠]

''اللہ پر ایمان نہ رکھنے والوں کی ہی بری مثال ہے، اللہ کے لئے تو بہت ہی بلند صفت ہے، وہ بڑا ہی غالب اور باحکمت ہے''۔

دوسرا قاعدہ: اللہ تعالی کے نام اور صفات توقیفی ہیں، (یعنی) ان کا مرجع صرف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ ہیں، اور یہ کہ اس کے اسماء وصفات کسی خاص عدد تک محدود نہیں ہیں، بلکہ ان میں سے صرف بعض ہی کی معلومات ہمیں حاصل ہوئی ہیں۔ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّىَ ٱلْفَوَٰحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَٱلْإِثْمَ وَٱلْبَغْىَ بِغَيْرِ ٱلْحَقِّ وَأَن تُشْرِكُوا۟ بِٱللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِۦ سُلْطَٰنًا وَأَن تَقُولُوا۟ عَلَى ٱللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴾[الأعراف: ٣٣]

''آپ فرمائیے کہ البتہ میرے رب نے صرف حرام کیا ہے ان تمام فحش باتوں کو جو علانیہ ہیں، اور جو پوشیدہ ہیں، اور ہر گناہ کی بات کو، اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو، اور اس بات کو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک ٹھہراؤ جس کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی، اور اس بات کو کہ تم لوگ اللہ کے ذمے ایسی بات لگادو جس کو تم جانتے نہیں''۔

نیز اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِۦ عِلْمٌ ۚ إِنَّ ٱلسَّمْعَ وَٱلْبَصَرَ وَٱلْفُؤَادَ كُلُّ أُو۟لَٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔولًا ﴾[الإسراء: ٣٦]

''جس بات کی تجھے خبر ہی نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑ، کیوں کہ کان اور آنکھ اور دل ان میں سے ہر ایک سے پوچھ گچھ کی جانے والی ہے''۔

تیسرا قاعدہ: اللہ تعالی کے کسی نام یا صفت کو **تمثیل** کے ساتھ ثابت کرنا جائز نہیں ہے، اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِۦ شَىْءٌ ۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْبَصِيرُ﴾[الشورى: ١١]

''اس جیسی کوئی چیز نہیں، وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے''۔ نیز اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿فَلَا تَضْرِبُوا۟ لِلَّهِ ٱلْأَمْثَالَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾[النحل: ٧٤]

''پس اللہ کے لئے مثالیں مت بناؤ، اللہ خوب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے''۔

اسی طرح کتاب وسنت میں وارد اللہ تعالی کے کسی نام یا صفت کی نفی اور انکار کرنا بھی جائز نہیں ہے، کیوں کہ یہ اللہ تعالی کے ساتھ شرک ٹھہرانا ہے، اور اس کے ناموں اور صفتوں کو معطل کرنا ہے جس سے کتاب وسنت کے نصوص کی تحریف یا تکذیب لازم آتی ہے، نیز اللہ تعالی کی تنقیص کرنا اور ان کا ناقص مخلوق کے ساتھ مثال بیان کرنا اور تشبیہ دینا ہے۔

چوتھا قاعدہ: اللہ تعالی کے ناموں اور اس کی صفتوں کے معانی معلوم ہیں، لیکن ان کی کیفیت مجہول ہے، انہیں بجز اللہ ﷻ کے کوئی نہیں جانتا، فرمان رب العالمین ہے:

﴿يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِۦ عِلْمًا﴾[طه: ١١٠]

''جو کچھ ان کے آگے پیچھے ہے اسے اللہ ہی جانتا ہے، اور مخلوق کا علم اس پر حاوی نہیں ہو سکتا''۔

پانچواں قاعدہ: دو ناموں کے مشترک ہونے سے دونوں مسمی (ذات) کا ایک ہونا لازم نہیں آتا ہے، کیوں کہ اللہ تعالی نے اپنے لئے بہت سے ایسے نام رکھے ہیں جن سے اس کی بعض مخلوق بھی موسوم کئے جاتے ہیں، اسی طرح اللہ تعالی نے اپنے نفس کو ایسی بہت سی صفتوں سے متصف کیا ہے جن سے اس کی بعض مخلوق بھی متصف ہے، جیسے سمع اور بصر (یعنی سننے اور دیکھنے) کی صفت، پس ایک شخص جو سمیع (سننے والا) ہے، وہ اس طرح نہیں ہے جیسے اللہ تعالی سمیع ہے، اسی طرح ایک شخص جو بصیر (دیکھنے والا) ہے، وہ اس طرح نہیں ہے جیسے اللہ تعالی بصیر ہے۔

نواقض الإسلام

اسلام سے خارج کردینے والی چیزیں

نواقض اسلام (یعنی اسلام سے خارج کردینے والی چیزوں) میں سب سے زیادہ خطرناک اور سماج و معاشرے میں منتشر دس ہیں، جن کی تفصیل کچھ یوں ہے:

❶ اللہ تعالی کی عبادت میں شرک کرنا۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَغۡفِرُ أَن يُشۡرَكَ بِهِۦ وَيَغۡفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَآءُۚ وَمَن يُشۡرِكۡ بِٱللَّهِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلَٰلَۢا بَعِيدًا ﴾ [النساء: ١١٦]

''اسے اللہ تعالی قطعا نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ شریک مقرر کیا جائے، ہاں شرک کے علاوہ گناہ جس کے چاہے معاف فرمادیتا ہے، اور اللہ کے ساتھ شریک کرنے والا بہت دور کی گمراہی میں جاپڑا''۔

نیز اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿إِنَّهُۥ مَن يُشۡرِكۡ بِٱللَّهِ فَقَدۡ حَرَّمَ ٱللَّهُ عَلَيۡهِ ٱلۡجَنَّةَ وَمَأۡوَىٰهُ ٱلنَّارُۖ وَمَا لِلظَّٰلِمِينَ مِنۡ أَنصَارٍ ﴾[المائدة: ٧٢]

''یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ نے اس پر جنت حرام کردی ہے، اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے اور گناہ گاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوگا''۔

مردوں سے فریادیں کرنا، ان سے مدد مانگنا اور ان کے نام پر نذر و نیاز اور ذبیحہ پیش کرنا شرک کی اسی قسم سے ہے۔

❷ جو شخص اپنے درمیان اور اللہ تعالی کے درمیان کسی کو واسطہ اور وسیلہ بنا کر ان کو پکارتا ہے، اور حشر کے دن ان سے شفاعت کا طالب ہے اور انہیں پر توکل رکھتا ہے، وہ باجماع امت کافر ہے۔

❸ جو شخص مشرکوں کو کافر نہیں سمجھتا ہے، یا ان کے کفر میں شک کرتا ہے، یا ان کے مذہب کو صحیح سمجھتا ہے تو وہ کافر ہے۔

❹ جس کا یہ اعتقاد ہو کہ دوسرا دستور زندگی اور طریقۂ حیات نبی کریم ﷺ کی شریعت اور طریقہ سے بڑھ کر کامل ترین اور بہتر ہے، یا یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ غیروں کا حکم آپ ﷺ کے حکم سے کہیں زیادہ بہتر اور اچھا ہے- جیسے کہ وہ لوگ جو طواغیت (یعنی شیطانوں کی اتباع کرنے والوں) کے احکام کو نبی کریم ﷺ کے حکم پر ترجیح دیتے ہیں- تو ایسا شخص کافر ہے۔

❺ رسول اکرم ﷺ کی لائی ہوئی شریعت میں سے کسی بھی چیز سے جس نے بغض رکھا، اگرچہ وہ اس پر عمل کر رہا ہے، تو وہ کافر ہو گیا۔ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُواْ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَٰلَهُمْ ﴾[محمد : ٩]

''یہ اس لئے کہ وہ اللہ کی نازل کردہ چیز سے ناخوش ہوئے، پس اللہ تعالی نے بھی ان کے اعمال ضائع کر دئے''۔

❻ دین رسول اکرم ﷺ میں سے کسی بھی چیز کا یا اس کے ثواب یا عقاب کا جس نے استہزا اور مذاق کیا، تو وہ کافر ہو گیا۔ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۚ قُلْ أَبِٱللَّهِ وَءَايَٰتِهِۦ وَرَسُولِهِۦ كُنتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ ﴿٦٥﴾ لَا تَعْتَذِرُواْ قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَٰنِكُمْ ۚ إِن نَّعْفُ عَن طَآئِفَةٍ مِّنكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةًۢ بِأَنَّهُمْ كَانُواْ مُجْرِمِينَ ﴾[التوبة : ٦٥ -٦٦]

''اگر آپ ان سے پوچھیں تو صاف کہہ دیں گے کہ ہم تو یوں ہی آپس میں ہنس بول رہے تھے۔ کہہ دیجئے کہ اللہ، اس کی آیتیں اور اس کا رسول ہی تمہارے ہنسی مذاق کے لئے رہ گئے ہیں؟ تم بہانے نہ بناؤ، یقیناً تم اپنے ایمان کے بعد بے ایمان ہو گئے، اگر ہم تم میں سے کچھ لوگوں کو در گزر بھی کر لیں تو کچھ لوگوں کو سنگین سزا بھی دیں گے، کیوں کہ وہ (واقعی) مجرم ہیں''۔

❼ جادو، اور صرف وعطف[1] بھی اسی قبیل سے ہے، سو جس نے یہ کام کیا یا اس پر رضامندی کا اظہار کیا، وہ کافر ہو گیا، اس پر دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:

﴿وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَٰنُ وَلَٰكِنَّ ٱلشَّيَٰطِينَ كَفَرُوا۟ يُعَلِّمُونَ ٱلنَّاسَ ٱلسِّحْرَ وَمَآ أُنزِلَ عَلَى ٱلْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَٰرُوتَ وَمَٰرُوتَ ۚ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَآ إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ﴾[البقرة: ١٠٢]

''سلیمان نے تو کفر نہ کیا تھا، بلکہ یہ کفر شیطانوں کا تھا، وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے، اور بابل میں ہاروت ماروت دو فرشتوں پر جو اتارا گیا تھا، وہ دونوں بھی کسی شخص کو اس وقت تک نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیں کہ ہم تو ایک آزمائش ہیں، پس تو کفر نہ کر''۔

❽ مسلمانوں کے خلاف مشرکوں کی پشت پناہی اور ان کی مدد کرنا، اس پر دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوا۟ ٱلْيَهُودَ وَٱلنَّصَٰرَىٰٓ أَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُۥ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ﴾[المائدة: ٥١]

''اے ایمان والو! تم یہود ونصاری کو دوست نہ بناؤ، یہ تو آپس ہی میں ایک دوسرے کے دوست ہیں، تم میں سے جو بھی ان میں سے کسی سے دوستی کرے وہ بے شک انہی میں سے ہے، ظالموں کو اللہ ہر گز راہ راست نہیں دکھاتا''۔

❾ جو یہ اعتقاد رکھے کہ شریعت محمد ﷺ سے کچھ لوگوں کو نکل کر زندگی گزارنے کا حق ہے وہ کافر ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿ وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ ٱلْإِسْلَٰمِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِى ٱلْءَاخِرَةِ مِنَ ٱلْخَٰسِرِينَ ﴾[آل عمران: ٨٥]

''جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا، اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہو گا''۔

[1] صرف یعنی آدمی کو اس کی مرغوب چیز سے پھیر دینا، جیسے اس کو اپنی بیوی کی محبت سے اس سے نفرت کی طرف پھیر دینا۔ اور عطف بھی صرف کی طرح سحری عمل ہے، لیکن اس میں آدمی کو شیطانی طرق وذرائع سے اس کے نزدیک غیر محبوب چیز کی طرف مائل کر دیا جاتا ہے۔

⑩ اللہ کے دین سے اعراض کرنا، نہ تو اسے سیکھتا ہے اور نہ ہی اس پر عمل کرتا ہے، اس پر دلیل اللہ تعالی کا یہ قول ہے:

﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِـَٔايَٰتِ رَبِّهِۦ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَآ ۚ إِنَّا مِنَ ٱلْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ﴾ [السجدة: ٢٢]

''اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جسے اللہ تعالی کی آیتوں سے وعظ کیا گیا پھر بھی اس نے ان سے منہ پھیر لیا، یقین مانو کہ ہم بھی گنہگاروں سے انتقام لینے والے ہیں''۔

ان مذکورہ بالا نواقض کا واقع ہونا چاہے بطور مذاق ہو چاہے واقعی طور پر جان بوجھ کر ہو، یا کسی سے خوف کی وجہ سے ہو، سب کے سب اس میں برابر ہیں، وہ سب اسلام سے خارج ہو جاتے ہیں، مگر وہ شخص جو بہت مجبور کیا گیا ہو وہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا ہے، یہ تمام کے تمام نواقض بہت ہی خطرناک ہیں، اور اکثر یہ نواقض لوگوں سے واقع ہوتے رہتے ہیں، اس لئے ہر مسلم پر ضروری ہے کہ وہ ان تمام نواقض سے اپنے آپ کو بچائے اور ان سے بہت ڈرتا رہے۔ ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں اس کے موجبات غضب سے اور اس کے دردناک عذاب سے۔

❁❁❁❁❁